حلقوں نے اسے 30 کروڑ ڈالر کی مقروض غربت کی چکی میں پسنے والی قوم کے ساتھ مذاق قرار دیا اور کہا کہ جس ملک میں کروڑوں افراد خط غربت سے نیچے

قیام پاکستان سے پہلے دودھ سپلائی کرنے والا یہ علاقہ ہمیشہ سے کھانے پینے کیلئے مشہور رہا ہے

اب اچھی اچھی فیملیز پوش علاقوں میں جانے کی بجائے یہاں کا رخ کر رہی ہیں: کامران لاشاری

شور شرابے اور گھروں تک راستہ نہ ملنے سے ہماری زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ ایک محلے دار

خوراک کا معیار اور قیمتوں کو چیک کرنے کیلئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے: خواجہ شکیل

اب لوگ اس بات کے قائل نہیں رہے کہ رات کو "فقیری" کھانا کھانا چاہئے: حکیم عبدالماجد

زندگی گزار رہے ہوں اور انہیں ڈھنگ کا کھانا بھی نصیب نہ ہو ان کے ساتھ اس قسم کے فوڈ میلے ایک مذاق ہیں کیونکہ یہ انہی قوتوں کو زیب دیتے ہیں جو

خوشحال ہوں اور جن کے پاس خوش خوراکی کیلئے پیسہ ہی نہیں، وقت بھی موجود ہو، تاہم ایک اور حلقے کا کہنا ہے کہ یہ صرف کھانے پینے کا مسئلہ نہیں بلکہ ہماری ثقافتی اور تہذیبی روایات کا معاملہ ہے جو سیاح پہلے پوش علاقوں میں جا کر پاکستان کے دیسی اور روایتی کھانے کھاتے تھے اب وہ سستے داموں "اصلی لاہور" اور قدیمی شہریوں کے درمیان گھوم پھر کر کھانا کھا سکیں گے اور ثقافتی اور تہذیبی طرز زندگی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے دوسرا مقامی شہریوں کو بھی شام کو تفریح کیلئے کھانے کیلئے فائیو سٹار ریستورانوں کا رخ نہیں کرنا پڑے گا۔

چوک لکشمی، نسبت روڈ، میو ہسپتال کے ساتھ واقع 200 میٹر لمبی سڑک پر جو اب شام 4 بجے کے بعد فوڈ سٹریٹ میں تبدیل ہو جاتی ہے گھومتے پھرتے آپ کو دونوں نقطہ ہائے نظر کے لوگ ملیں گے کئی لوگوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے ہیں تو کئی رنجیدہ بیٹھے ہیں کئی دکاندار خوشی سے گاہکوں کا استقبال کر رہے ہیں تو کئی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔

گوالمنڈی کی فوڈ سٹریٹ کے دونوں طرف تقریباً چالیس، چالیس دکانیں ہیں ان کے اوپر بالکونیوں والے مکانات ہیں اس وقت تقریباً 70 دکانیں کھانے پینے کا کاروبار کر رہی ہیں جبکہ 10 دکانوں پر دوسرا مختلف کاروبار ہو رہا ہے لاہور کے عین وسط میں واقع گوالمنڈی کا شمار پرانے لاہور میں ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کے دور میں یہاں گوالے آباد تھے جو چھاؤنی میں دودھ سپلائی کرتے تھے جب

والا، چھچھوپان والا، ٹیلین کلچے والا، قاسم شاہ دیسی گھی والا، سردار چھلی والا، چھدا سالن والا۔ یہ سب دکانیں قیام پاکستان کے بعد مشہور ہوئیں لیکن یہاں کی سب سے قدیم دکان تکے کباب والے کی ہے جس کے مالک محمد سلیم کا دعویٰ ہے کہ ان کے والد شمس دین مرحوم لاہور میں تکے کباب کے موجد تھے۔ یہ دکان 1947ء میں قائم ہوئی اس سے پہلے لاہور میں صرف کباب کھائے جاتے تھے یہاں کے تکے کباب اتنے مشہور ہوئے کہ بڑے بڑے سیاستدانوں اور بیوروکریٹس اور دیگر نامور شخصیات نے بھی اس کی لذت سے لطف اٹھایا کئی سیاستدان یہاں خود آ کر کھاتے تھے جبکہ غیر ملکی شخصیات کی آمد کے موقع پر یہاں کے تکے کباب دعوتوں میں پیش کئے جاتے تھے محمد سلیم نے باتوں باتوں میں کہا "بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پاک بھارت تعلقات کی خرابی میں یہاں کے تکے کبابوں کا بھی ہاتھ ہے 1961ء میں پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر یہاں کباب کھانے کیلئے آئے تو رات کے گیارہ بجے تھے ان کی گاڑی کی پارکنگ پر تھانے کے ایک اہلکار کا ان سے جھگڑا ہو گیا جس پر انہوں نے اپنی بے عزتی محسوس کی اس کا حوالہ بعد میں مسٹر نہرو نے نئی دہلی میں اپنی تقریر میں بھی دیا..... محمد سلیم کی یہ بات کس حد تک درست ہے اس سے قطع نظر یہ دکان کھانے پینے کی دوسری دکانوں کی طرح اپنی خاص پہچان رکھتی ہے۔

گورنر پنجاب کی ہدایت پر جب تجدید لاہور کا پروگرام شروع ہوا تو یہاں کی کھانے پینے کی تہذیبی روایات کو اجاگر کرنے کیلئے مقامی انتظامیہ کی نظر گوالمنڈی کی اس سڑک پر پڑی چھ ماہ کے دوران اس سٹریٹ کے دونوں طرف واقع دکانوں اور ان کے اوپر بالکونیوں کی نئے سرے سے تزئین و آرائش کی گئی جس میں نیشنل کالج آف آرٹس کے طالب علموں کی مدد حاصل کی گئی بالکونیوں کے نیچے لائٹس لگائی گئی ہیں

اپنے آئیڈیا کی کامیابی پر خوش ہیں بلکہ اسے مستقل حیثیت دینے کا اعلان بھی کر چکے ہیں وہ کہتے ہیں گوالمنڈی کی اس سٹریٹ کو فوڈ سٹریٹ میں بدلنے کا فیصلہ تجدید لاہور کے منصوبے کا حصہ ہے جس کی

ہدایت گورنر پنجاب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل محمد صفد
نے کی ہے اس منصوبے کا مقصد صرف لاہور کی قدی
اور تاریخی عمارات کی بحالی ہی نہیں بلکہ تہذیبی او
ثقافتی روایات کی تجدید بھی ہے پہلے یہ سٹریٹ انار کلی
میں بنانے کا ارادہ تھا پھر گوالمنڈی کا فیصلہ ہوا۔ اس
سڑک کو فوڈ اینڈ ہیری ٹیج سٹریٹ کہنا زیادہ مناسب
ہوگا ہم نے کئی ماہ تک یہاں باقاعدہ سروے کر کے او
یہاں رہنے والوں کی رائے اور مشورے کے بعد یہ کا
شروع کیا ہے علاقے کی گلیوں کو بیک وقت کئی را
لگتے ہیں اس لئے یہاں کے مکینوں کی آمد و رفت ک
کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا یہاں اس بازار کے
سے پہلے بھی رات گئے تک چہل پہل رہتی تھی
صرف سیکورٹی کیلئے مین سڑک رات کو آمد و رفت
بند کر دی جاتی ہے کامران لاشاری نے کہا کہ ا
خوشی اس بات کی ہے کہ اچھی اچھی کھاتی پیتی فی
پہلے اس علاقے کو "بیک ورڈ" سمجھ کر اچھی نظروں
سے نہیں دیکھتی تھیں اور کھانے پینے کیلئے گلبرگ اور
ڈیفنس جاتی تھیں اب اس بازار کا رخ کر رہی ہیں لاہور
کی کوئی ایسی بڑی فیملی نہیں جو یہاں نہ آ چکی ہو ہم
دکانداروں کو کھانا پیش کرنے اور دوسری سروسز میں
تربیت دینے کیلئے ایک خصوصی تربیتی پروگرام شروع
کر رہے ہیں جس میں فائیو سٹار ہوٹلوں کے منیجرز
انہیں لیکچرز دیں گے دکانداروں کی ایک کمیٹی کھانوں
کے معیار اور قیمتوں پر کڑی نگاہ رکھ رہی ہے زندہ
دلان لاہور کی تنظیم کے ارکان خود رضاکارانہ طور پر
اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ آوارہ منش لوگ یہاں نہ
آنے پائیں یہاں سیکورٹی کا موثر نظام موجود ہے اس
پورے منصوبے پر سرکاری خزانے کا ایک پیسہ بھی
نہیں لگا ٹورسٹ کیلئے یہ بہترین کھانے پینے کا سپاٹ
ہوگا۔

گوالمنڈی کے ایک قدیم رہائشی حکیم عبدالماجد نے کہا کہ یہ بات سچ ہے کہ اہل لاہور خوش خوراک واقع ہوئے ہیں اور ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتے پیتے رہتے ہیں وہ اس مشہور مقولے کے بالکل الٹ چلتے ہیں کہ صبح کو شاہی، دوپہر کو نوابی اور رات کو فقیری کھانا چاہئے اب رات کو لوگ شاہی کھانا کھاتے ہیں اور فیملیز کے ساتھ گھر سے باہر کھانا ایک فیشن بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں فوڈ سٹریٹ کھلتے ہی ہر طبقے کے لوگوں نے دھاوا بول دیا دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی رات کو بازار اور گلیاں فوڈ سٹریٹس میں تبدیل ہو جاتی ہیں